

وَسُبِّحَ لِلَّهِ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ

امام اہلسنت کی عبادت و ریاضت

21-June-2018



انشاء اللہ عزوجل

مدنی مقصد: مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔

M. Shahid Raza Attari

0306-0313-7919528

اسلامی بکس، قرآن

الکر

مدنی عطر ہاؤس

امپورٹڈ عطریات، قرآن پاک، اسلامی بکس، تسبیحات، ٹوپی، عمامے

موزے، مسواک، گلوں، میلاد پرچم، بینرز، کاہول سیل پوائنٹ

Shop # 2-3 Ground Floor, Waqas Plaza, Amin Pur Bazar, Faisalabad.
Ph: 041-2621568 E-mail: muhammadshahidattari@yahoo.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
اَلصَّلٰوَةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوَةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ
نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سُنَّتِ اِعتِكَاف کی نیت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخل مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِكَاف کی نیت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِكَاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، افطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یاد م کیا ہو اپانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اِعتِكَاف کی نیت ہوگی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِكَاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ کریم کی رضا ہو۔ ”فتاویٰ شامی“ میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِكَاف کی نیت کر لے، کچھ دیر ذکر اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھانی یا سو سکتا ہے)

دُودِ پاک کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”اَسْمِعْ صَلَاةَ اٰہْلِ مَحَبَّتَیْ وَ اَعْرِضْہُمْ وَ تَعَرَّضْ عَلٰی صَلٰوۃٍ غَیْرِہُمْ عَرَضًا یَعْنِیْ اٰہِلِ مَحَبَّتِ کا دُود میں خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں جبکہ دوسروں کا دُود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔“ (مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، ص

(۱۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!! آئیے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّتُ الْمُوْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسْلِمَان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (الْمُعْجَمُ الْکَبِیْرُ لِلطَّبْرَانِی، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سُننے کی نیتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیانِ سُنوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ صَلَّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلَّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَوَّالُ الْمُکَرَّم کا بابرِ کت مہینا جاری و ساری ہے۔ یہ وہ مبارک مہینا ہے جس میں دُنیا ئے سُنیت کے عظیم پیشوا، امامِ اہلسنت، مجددِ دین و ملت، پر وائے شمعِ رسالت، اعلیٰ حضرت، الشاہ، الحافظ، الحاج امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن اس دُنیا میں جُلُوہ گر ہوئے۔

آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی وِلَادَتِ باسعادت بریلی شریف (یوپی، ہند) کے مَحَلَّہ جَسولٰ میں 10 شَوَّالُ الْمُکَرَّم 1272 ہجری بروز ہفتہ بَوَقْتِ ظہر بِمَطْلِق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۵۸) آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا پیدائشی نام ”محمد“ ہے، آپ کی والدہ ماجدہ مَحَبَّت میں ”آئسن میاں“ فرمایا کرتی تھیں، والدِ ماجد و دیگر رشتے دار ”احمد میاں“ کے نام سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ آپ

کے جدِ امجد (دادا جان) نے آپ کا اسم شریف ”احمد رضا“ رکھا۔ اور آپ کا تاریخی نام ”المختار“ ہے (جبکہ کُنیت ابو محمد ہے) اور اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ خُود اپنے نام سے پہلے ”عَبْدُ الْمُصْطَفٰی“ لکھا کرتے تھے۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا، ص 21) چنانچہ اپنے نعتیہ دیوان ”حدائقِ بخشش“ میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

خُوف نہ رکھ رضا ذرا، تُو تو ہے ”عبدِ مصطفیٰ“

تیرے لیے امان ہے، تیرے لیے امان ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۷۹)

چونکہ یہ ماہِ شَوَّالُ الْمُبَرَّکُم اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی پیدائش کا مہینا ہے، لہذا اسی مناسبت سے آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی حیاتِ طیبہ کے ایک گوشے یعنی آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی عبادت و ریاضت کے حوالے سے سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آئیے! بیان کا آغاز ایک ایمان افروز حکایت سے کرتے ہیں۔ چنانچہ

ٹرین رُکی رہی:

خليفة اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا سید ایوب علی رَضَوی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ایک بار پہلی بھیت سے بریلی شریف بذریعہ ریل (ٹرین) جا رہے تھے۔ راستے میں نواب گنج کے اسٹیشن پر جہاں گاڑی صرف دو منٹ کے لیے ٹھہرتی ہے، مغرب کا وقت ہو چکا تھا، آپ نے گاڑی ٹھہرتے ہی تکبیرِ اقامت فرما کر گاڑی کے اندر ہی نیت باندھ لی، غالباً 5 افراد آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی اقتدا میں نمازِ باجماعت کیلئے شریک ہوئے، اُن میں میں بھی تھا، لیکن ابھی شریکِ جماعت نہیں ہونے پایا تھا کہ میری نظر ایک غیر مسلم گاڑی پر پڑی جو پلیٹ فارم پر کھڑا سبز جھنڈی ہلارہا تھا، میں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا، لائنِ کلیر تھی اور گاڑی چھوٹ رہی تھی، مگر گاڑی نہ چلی

اور حضور اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے باطمینانِ تمام، بلا کسی اضطراب یعنی بغیر کسی پریشانی کے سکون کے ساتھ تینوں فرض رکعتیں ادا کیں اور جس وقت دائیں جانب سلام پھیرا تو گاڑی بھی چل دی۔ مقتدریوں کی زبان سے بے ساختہ سُبْحَنَ اللّٰہُ سُبْحَنَ اللّٰہُ سُبْحَنَ اللّٰہُ نکل گیا۔ اس کرامت میں قابلِ غور یہ بات تھی کہ اگر جماعت پلیٹ فارم پر کھڑی ہوتی تو یہ کہا جاسکتا تھا کہ گارڈ نے ایک بزرگ ہستی کو دیکھ کر گاڑی روک لی ہوگی، ایسا نہ تھا بلکہ نماز گاڑی کے اندر پڑھی تھی۔ اس تھوڑے وقت میں گارڈ کو کیا خبر ہو سکتی تھی کہ ایک اللہ پاک کا محبوب بندہ فریضہ نماز گاڑی میں ادا کر رہا ہے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۳/۱۸۹، از تذکرہ امام احمد رضا، ص ۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو نمازِ مغرب باجماعت ادا کرنا تھی، اس لئے 5 افراد کی امامت میں نماز شروع فرمادی، حالانکہ ٹرین اتنی دیر کو نہ رکتی تھی کہ اطمینان و سکون کے ساتھ نماز ادا کر لی جاتی اور ایسا ہی ہوا کہ کچھ ہی دیر بعد گارڈ بھی روانگی کیلئے ہری جھنڈی دکھا رہا تھا، مگر جب تک امام اہلسنت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نماز میں مصروف رہے ٹرین نہ چلی اور جیسے ہی سلام پھیرا، ٹرین بھی فوراً چل پڑی۔ اس حکایت سے جہاں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کرامت ثابت ہوتی ہے، وہیں آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی نماز باجماعت سے محبت کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ چونکہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، رسولِ مکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچے اور پکے عاشق تھے، اسی لیے سفر و حضر میں بھی اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی نماز کو جماعت کے ساتھ ہی ادا فرماتے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ خود فرماتے ہیں: مجھے بڑے بڑے سفر کرنے پڑے اور بِفَضْلِہِ تَعَالٰی تَنج و فتنہ جماعت سے نماز پڑھی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے سفر میں بھی ہمیشہ

جماعت کے ساتھ ہی نماز ادا فرمائی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب تک کوئی شرعی عذر نہ ہو، مسجد کی جماعت واجب ہے،

آئیے! نماز باجماعت کے متعلق نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چار فرامین سنئے اور اے عاشقانِ رضا!، ذہن بنائیے کہ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نماز باجماعت کا اہتمام کرنا ہے۔

(1) سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلوٰۃ الجماعة، رقم ۶۲۵، ج ۱، ص ۲۳۲)

(2) شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سیکنہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کامل وضو کیا اور کسی فرض نماز کی ادائیگی کے لئے چلا اور نماز باجماعت ادا کی تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الصلوٰۃ، الترغیب فی المشی الی المساجد، رقم ۶، ج ۱، ص ۱۳۰)

(3) نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اللہ پاک باجماعت نماز پڑھنے والوں سے خوش ہوتا ہے۔"

(مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، رقم ۵۱۱۲، ج ۲، ص ۳۰۹)

(4) خاتمِ المرسلین، رَحْمَةُ اللّٰعَلَمِیْنَ، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سرِ اُجُ السالکین، محبوبِ ربِّ العلین، جنابِ صادق و امین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جو اللہ پاک کی رضا کے لئے چالیس دن باجماعت تکبیرِ اولی کے ساتھ نماز پڑھے گا اس کے لئے دو آزادیاں لکھی جائیں گی، ایک جہنم سے دوسری نفاق سے۔"

(سنن ترمذی، ابواب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی فضل التکبیرۃ الاولی، رقم ۲۲۱، ج ۱، ص ۲۷۴)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت

ہو توفیق ایسی عطا یا الہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

باون (52) برس کی عمر میں جب دوسری بار سَفَرِ حَج کے لیے روانہ ہوئے، مناسکِ حج ادا کرنے کے بعد آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَیْسَہِ عَلَیْل (بیمار) ہوئے کہ دو ماہ سے زیادہ صاحبِ فراش یعنی بیماری کی وجہ سے بستر پر ہی رہے، جب کچھ رُوبہ صَحَّت (تندرست) ہوئے تو زیارتِ روضہ اُنور کے لیے کمر بستہ یعنی تیار ہوئے اور ”جَدّہ شریف“ سے ہوتے ہوئے بذریعہ کشتی تین (3) دن کے بعد ”راغ“ پہنچے، اور وہاں سے مدینۃُ الرَّسول کے لیے اُونٹ کی سواری کی، اسی راستے میں جب ”بیر شیخ“ پہنچے تو منزل قریب تھی لیکن فجر کا وقت تھوڑا رہ گیا تھا۔ اُونٹ والوں نے منزل ہی پر اُونٹ روکنے کی ٹھانی لیکن تب تک نمازِ فجر کا وقت نہ رہتا، سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: (یہ صورتِ حال دیکھ کر) میں اور میرے رفقا (یعنی ساتھی) اُتر پڑے، قافلہ چلا گیا۔ کُرُجُج کا (یعنی مخصوص ٹاٹ کا بنا ہوا) ڈول پاس تھا۔ رسی نہیں اور کُنواں گہرا، عمامے باندھ کر پانی بھرا (اور) وضو کیا۔ بِحَسْبِ اللہِ تَعَالٰی نماز ہو گئی۔ اب یہ فکر لاحق ہوئی کہ طولِ مَرَض (طویل عرصہ بیمار رہنے کی وجہ) سے ضَعْفِ شَدِید (کمزوری بہت) ہے، اتنے میل پیادہ (پیدل) کیونکر چلنا ہو گا؟ مُنہ پھیر کر دیکھا تو ایک جَمَّال (اُونٹ والا) مَحْضُ اجنبی اپنا اُونٹ لیے میرے انتظار میں کھڑا ہے، حمدِ الٰہی بجالایا اور اُس پر سوار ہوا۔ اس سے لوگوں نے پوچھا کہ تم یہ اُونٹ کیسے لائے؟ کہا: ہمیں شیخ حسین نے تاکید کر دی تھی کہ شیخ (اعلیٰ حضرت) کی خدمت میں کمی نہ کرنا، کچھ دُور آگے چلے تھے کہ میرا اپنا جَمَّال (اُونٹ والا) اُونٹ لیے کھڑا ہے۔ اُس سے پوچھا، کہا: جب قافلے کے جَمَّال نہ ٹھہرے، میں نے کہا شیخ کو تکلیف ہوگی، قافلہ میں سے اُونٹ کھول کر واپس لایا۔ یہ سب میری سرکارِ کرم کی وَصِیَّتیں

تھیں "صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی وَبَارَكَ وَسَلَّم عَلَيْهِ وَعَلَى عِثْرَتِهِ قَدْ رَأَيْتِهِ وَرَحِمْتِهِ وَرَنَ كِهَالِ يَهْ فَقِيرٍ اَوْر كِهَالِ سَرْدَارِ رَالِغِ، شَيْخِ حَسِينِ، جَن سَهْ جَان نَهْ پِهچَان اَوْر كِهَالِ وَخْشِي مَزَاجِ جَمَالِ (اُونٹوں والے) اَوْر اِن كِي يَهْ خَارِقِ الْعَادَاتِ رَوِشِيں (يعْنِي خِلَافِ مَعْمُولِ طَرَزِ عَمَلِ)۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۱۷، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحَنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! آپ نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شوقِ عبادت دیکھا کہ مہینوں کی طویل علالت، شدید کمزوری و نقاہت کے باوجود ہر طرح کی تکالیف سے بے پروا ہو کر قافلے کا ساتھ تو چھوڑ دیا، مگر "أَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ" (سب سے افضل عبادت) نماز کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ جب بھی قیام پر قدرت ہوتی تو کھڑے کھڑے نماز ادا فرماتے، بدن میں طاقت نہ ہوتی تو عصا کے سہارے قیام اور رُکوع و سُجود فرماتے، جب ضَعْف (کمزوری) حد سے بڑھی اور مَرَض نے شدّت اختیار کی تو نفس پر ہر طرح کی تکلیف و مُسْتَقْت برداشت کرتے ہوئے بھی رَسُولُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنک نماز کو ادا فرمایا۔ اللہ پاک اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات پر عمل کرنا اور اُمّتِ مُسْلِمَہ کو ان پر عمل کا دُرُس دینا، یہ ایسے کام ہیں جو سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی سیرت و کردار کا حصّہ تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کریم کی عبادت کرنا ہماری زندگی کا مقصد اور ایک عظیم کام ہے۔ یقیناً جس طرح نماز و روزہ، حج و زکوٰۃ یہ سب کام اللہ پاک کی عبادت ہیں، اسی طرح ہر وہ کام کہ جس میں اللہ کریم کی رِضا و خُوشنودی مقصود ہو وہ بھی عبادت کے مفہوم میں شامل ہو گا۔ لہذا اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ غریبوں کی مدد کرنا، ناداروں کے کام بنانا، اہل و عیال کے لیے رِزقِ حلال کمانا، لوگوں کے دلوں میں خوشی داخل کرنا، نیکی کی دُعا دینا اور بُرائی سے روکنا، علم دین سکھانا، لوگوں کے

دلوں میں عشقِ مصطفیٰ کے چراغِ روشن کرنا، حمایتِ دین میں قلم چلانا، خوفِ خدا اور عشقِ مصطفیٰ میں آنسو بہانا وغیرہ بھی عبادت کے مفہوم میں شامل ہیں اور ان پر اللہ پاک کے فضل و کرم سے اجر و ثواب بھی ملے گا۔

اس طرح دیکھا جائے تو اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے شبِ دروز عبادت میں ہی بسر ہوتے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ آپ رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا ہر لمحہ علمِ دین پھیلانے، لوگوں میں ادبِ مصطفیٰ کے دیے جلانے، دوسروں کی خیرِ خواہی یعنی بھلا چاہنے اور ہر حوالے سے مُتَعَلِّقِیْنَ و مُحِبِّیْنَ کی تربیت فرمانے میں گزرا کرتا تھا۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ اکثر فراقِ مصطفیٰ میں غمگین رہتے اور سرِ دہاں بھرا کرتے۔ گستاخانِ رسول کی گستاخانہ عبارات کو دیکھتے تو آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی اور پیارے مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حمایت میں ان کا رد کرتے۔ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں:

کروں تیرے نام پہ جاں فدا، نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں
(حدائقِ بخشش، ص ۱۰۹)

آپ رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ غُرباً کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، ہمیشہ غریبوں کی امداد کرتے رہتے۔ بلکہ آخری وقت بھی عزیز و اقارب کو وصیت کی کہ غُرباء کا خاص خیال رکھنا۔ ان کو خاطر داری سے اچھے اچھے اور لذیذ کھانے اپنے گھر سے کھلایا کرنا اور کسی غریب کو مُطْلَق (بالکل بھی) نہ جھڑکنا۔
اکثر اوقات آپ رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ تصنیف و تالیف میں مشغول رہتے۔ پانچوں نمازوں کے

وقتِ مسجد میں حاضر ہوتے اور ہمیشہ نماز باجماعت ادا فرمایا کرتے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مَحْفَلِ میلاد شریف میں ذکرِ ولادت شریف کے وقت صَلَوات و سَلام پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے باقی شروع سے آخر تک اَدباً دوزانو بیٹھے رہتے۔ یوں ہی وعظ فرماتے، چار پانچ گھنٹے کامل دوزانو ہی منبر شریف پر رہتے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۹۸)

اے کاش! ہمیں بھی تلاوت قرآن پاک کرتے یا سنتے وقت نیز اجتماعِ ذکر و نعت، سُنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی مذاکروں، درس و مدنی حلقوں وغیرہ میں اَدباً دوزانو بیٹھنے کی سعادت مل جائے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جہاں سیرت و کردار میں باکمال تھے، وہیں صورت میں بھی بے مثال تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا قد (مُبَارک) اوسط (درمیانہ)، پیشانی (مُبَارک) چوڑی، آنکھیں بڑی، (بہنویش شریف یعنی) ناک لمبی (اور) کھڑی، چہرہ لمبا، رنگ (مُبَارک) گندمی (اور) بلیغ، شگفتہ (اس طرح کہ) جلال و جمال کی کھلی ہوئی تفسیر، ہاتھوں کی انگلیاں لمبی، بھنویں گھنی، گردن اونچی، (سر انور کے) بال لمبے جو کان کی لوتک رہتے تھے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حِفْظِ قرآن کیوں اور کیسے:

خليفة اعلیٰ حضرت مولانا سید ایوب علی رَضَوِی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا کہ بعض نادائق حضرات میرے نام کے آگے حافظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اس لقب کا اہل نہیں ہوں۔ سید ایوب علی صاحب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اسی روز سے (قرآن پاک کا) دور شروع کر دیا، جس کا وقت غالباً عشا کا وضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرمایا کرتے

تھے، یہاں تک کہ تیسویں روز تیسواں پارہ یاد فرمالیا۔ ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلام پاک بالترتیب بکوشش یاد کر لیا اور یہ اس لیے کہ اُن بندگانِ خدا کا (جو میرے نام کے آگے حافظہ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غلط ثابت نہ ہو۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۲۰۸ از تذکرہ امام احمد رضا، ص ۶)

اپنی تعریف سے بچئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے جہاں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے حافظے کا کمال معلوم ہوا وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو دوسروں کی زبان سے اپنے لیے ایسے اوصاف سُنا جو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی ذات میں نہ پائے جاتے ہوں کس قدر ناپسند تھا۔ اسی طرح کا واقعہ کروڑوں حنفیوں کے امام، حضرت سیدنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے ساتھ بھی پیش آیا،

امام اعظم کا تقویٰ:

وہ کچھ اس طرح ہے کہ حضرت سیدنا امام اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پہلے آدھی رات عبادت کیا کرتے تھے۔ ایک دن راستے سے گزر رہے تھے کہ کسی کو یہ کہتے سنا کہ یہ ساری رات عبادت میں گزارتے ہیں۔ پھر اس کے بعد سے پوری رات عبادت کرنے لگے اور فرماتے: ”مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ میرے بارے میں اس کی عبادت کے مُتَعَلِّق ایسی بات کہی جائے جو مجھ میں نہ ہو۔“

(تاریخ بغداد، النعمان بن ثابت: ۲۹۷، ج ۱۳، ص ۳۵۳، ۳۵۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امام اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور اُن کے مَظْہَرِ اَتَمِّ الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا اپنی جھوٹی تعریف سے بچنے کا جذبہ صد کروڑِ مَرَحَبَا! اے کاش ہم بھی اپنی جھوٹی سچی تعریف پر چھو لے نہ سمانے کے بجائے اپنے کردار میں مزید نکھار پیدا کرنے کی کوشش کیا کریں۔ یاد رکھئے! اپنی جھوٹی تعریف پر خوش ہونا شرعاً جائز نہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی

عَلَيْهِ إِشَادَةٌ فرماتے ہیں: اگر (کوئی) اپنی جھوٹی تعریف کو دوست رکھے کہ لوگ اُن فضائل سے اُس کی ثناء (یعنی تعریف) کریں جو اُس میں نہیں جب تو صریح حرام قطعی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ: ۲۱/۵۹۷) اس لیے کسی کو اپنی جھوٹی تعریف کرنے ہی نہیں دینا چاہیے۔ بلکہ اگر کوئی ہماری ایسے اوصاف سے تعریف کرے جو ہم میں پائے جاتے ہوں، تب بھی ایسے شخص کی باتھوں ہاتھ اصلاح کرنے کی ترکیب کر لی جائے اور اُسے تعریف کرنے سے باز رہنے کی تلقین کی جائے۔ قرآن و حدیث کی مقدس تعلیم سے پتا چلتا ہے کہ اپنی تعریف پر خوش ہو کر پھول جانے والا آدمی اللہ پاک اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے حد ناپسند ہے اور اس قسم کے مردوں اور عورتوں کے ارد گرد اکثر چاپلوسی کرنے والوں کا مجمع اکٹھا ہو جاتا ہے اور یہ خود غرض لوگ تعریفوں کے پُل باندھ کر آدمی کو بے وقوف بناتے ہیں اور پھر لوگوں سے اپنے مطلب پورے کرتے اور بیوقوف بنانے کی داستان بیان کر کے دوسروں کو ہنسانے کا موقع فراہم کرتے رہتے ہیں۔ لہذا ہر کسی کو چاپلوسی کرنے والوں اور مُنہ پر تعریف کرنے والوں سے ہوشیار رہنا چاہیے اور ہر گز ہر گز اپنی تعریف سُن کر خوش نہ ہونا چاہیے۔

اپنی تعریف سُن کر کیا کریں؟

حدیث پاک میں ہے: ”مَدَاحُوں کے مُنہ میں خاک جھونک دو“ (صحیح مسلم، کتاب الزہد والرقائق، باب النهي عن المدح... إلخ، الحديث: ۳۰۰۲، ص ۱۶۰۰) اس حدیث پاک سے یہ مدنی پھول ملا کہ اپنی تعریف پر پھولے نہیں سماتا چاہیے بلکہ اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جب کوئی ہماری (سچی) تعریف کرے تو اسے نرمی سے منع کر دیں، اگر پھر بھی باز نہ آئے تو پھولنے کے بجائے دل میں داخل ہونے والی خوشی کے بارے میں اچھی نیتیں کر لینی چاہئیں کہ رب کریم نے محض اپنے کرم سے میرے گناہوں پر پردہ ڈال کر میری عبادتوں کو لوگوں پر ظاہر فرما دیا ہے۔ اور اس سے بڑا احسان اور کیا ہو گا کہ اللہ پاک

خود اپنے بندے کے گناہوں کو چھپا کر اس کی عبادت کو ظاہر کر دے۔

تعلیم علم دین کی فضیلت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جہاں نماز و تلاوت سے محبت فرماتے تھے وہیں نفلی عبادات سے افضل عمل یعنی دن رات اشاعتِ علم دین میں بھی مشغول رہا کرتے۔ کیونکہ گھڑی بھر علم دین کے مسائل میں مذاکرہ اور گفتگو کرنا ساری رات عبادت کرنے سے افضل ہے۔ آئیے! علم دین کے فضائل پر مشتمل چند فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سن کر امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علمی مشاغل بھی سنتے ہیں۔

(1) مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: اللہ پاک تیرے ذریعے کسی ایک کو ہدایت دیدے تو یہ تیرے لیے دُنیا وَمَافِیْهَا (دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس) سے بہتر ہے۔ (الزهد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللہ، الجزء العاشر، استعن بالله، الحديث: ۱۳۷۵، ص ۴۸۴)

(2) جس نے علم کا ایک باب سیکھا کہ لوگوں کو سکھائے تو اسے 70 صدیقین کا ثواب دیا جائے گا۔ (الترغیب والترہیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم..... الخ، الحديث: ۱۱۹، ج ۱، ص ۶۸)

(3) مُسْلِمَان بھائی کو اس سے زیادہ افضل فائدہ نہیں دے سکتا کہ اسے کوئی اچھی بات پہنچے تو وہ اپنے بھائی کو پہنچا دے۔ (جامع بیان العلم و فضله، باب دعاء رسول اللہ لمستمع العلم و حافظه و مبلغه، الحديث: ۱۸۵، ص ۶۲)

(4) اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے۔ (بخاری، کتاب العلم، باب العلم قبل القول والعمل: ۴۱/۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ علم دین سکھانے کے کس قدر ذوق افزا فضائل ہیں۔ ان فضائل کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی سیرتِ طیبہ پر نظر ڈالی جائے تو اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے حصّے میں ثوابِ عظیم کا کتنا ذخیرہ ہو گا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی ساری زندگی علم دین کے بارے میں لکھنے لکھانے، علم دین پھیلانے اور لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا سامان پہنچانے میں بسر ہوئی۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ علم دین کے کثیر کاموں میں مصروفیت کے ساتھ ساتھ اِسْتِقْمَاء (فتاویٰ) کے جوابات دینے کا کام بھی کرتے اور یہ کام دس (10) ماہر مفتیوں کے کام سے بھی زیادہ ہوتا۔ کیونکہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے پاس دنیا کے مختلف شہروں اور ملکوں جیسے ہند، بنگلہ دیش، موجودہ پاکستان، چین، افغانستان، امریکہ، افریقہ حتیٰ کہ حَرَمَیْن شَرِیْفَیْن مَحْمُودِیْن سے بھی اِسْتِقْمَاء آتے اور بسا اوقات تو ایک ایک وقت میں پانچ پانچ سو (500) اِسْتِقْمَاء جمع ہو جاتے۔

۔ (فتاویٰ رضویہ: 9/ ۴۴۹ طحطا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فتویٰ نویسی میں کس قدر مشغول رہتے اور اس مصروفیت کی وجہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا فنِ افتاء میں کامل مہارت رکھنا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ عوام تو عوام بڑے بڑے علمائے کرام اور مَفتِیّانِ عَظَمَاء بھی تحقیقی جوابات اور پیچیدہ مسائل کے حل کے لیے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی طرف رُجوع کرتے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مختلف عنوانات پر کم و بیش ایک ہزار کتابیں لکھی ہیں۔ یوں تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے 1286ھ سے 1340ھ تک لاکھوں فتوے دیئے ہوں گے، لیکن افسوس! سب نقل نہ کیے جاسکے، جو نقل کر لیے گئے تھے اُن کا مجموعہ ”فتاویٰ رضویہ“ کے نام سے مشہور ہے۔ فتاویٰ رضویہ کی 30 جلدیں ہیں، جن کے کل صفحات: 21656، کل سوالات و جوابات: 6847 اور کل رسائل: 206 ہیں۔ (فتاویٰ

رضویہ: ۱۰/۳۰) قرآن، حدیث، فقہ، منطق اور کلام وغیرہ میں آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی وَسْعَتِ نظری کا اندازہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے فتاویٰ کے مطالعہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے ہر فتوے میں دلائل کا سُنْدَر موجِ زَن ہے اور واقعی آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا فتاویٰ قرآن، حدیث، اجماع اور فقہائے کرام کے جُزئیات (جُزئی-یات) سے آراستہ ہر قسم کے مسائل کا ایسا حَسْبُنْ گلدستہ ہے جو رہتی دنیا تک لوگوں کے قلب و فکر کو اپنی مہکی مہکی خوشبو سے مہکا تا رہے گا اور اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مزار پر انوار میں آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے دَرَجَاتِ رَفِیعہ (بلند درجوں) میں مزید بلندی کا سبب بتا رہے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِغْتِکَاف“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ اعلیٰ حضرت سے مالا مال ہونے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام ”یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِغْتِکَاف“ بھی ہے۔ چُھٹی والے دن شہر کے علاقوں اور اطراف کے گاؤں، گوٹھوں میں جا کر وہاں کی مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ مقامی عاشقانِ رسول کو نیکی کی دعوت دے کر علمِ دین سیکھنے، سکھانے کی ترکیب کی جاتی ہے۔ ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِغْتِکَافِ اسلامی بھائیوں کو سُنّتیں و آداب اور مَدَنی دَرَس وغیرہ کا طریقہ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے ☆ یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِغْتِکَافِ کی بَرکت سے مساجد آباد ہوتی ہیں ☆ یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِغْتِکَافِ کی بَرکت سے مسجد میں گزرنے والا ہر لمحہ عبادت میں شُمار ہو گا ☆ یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِغْتِکَافِ کی بَرکت سے مسجد سے مَحَبّت کرنے اور اُس میں اپنا زیادہ سے زیادہ وَقْتُت گزارنے کی فضیلت حاصل ہو گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اپنا زیادہ

وقت مسجد میں گزارنے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے، چنانچہ

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد و رفت رکھنے والا ہے تو اُس کے ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ کریم (پارہ 10، سورۃ توبہ آیت نمبر 18 میں ارشاد) فرماتا ہے:

إِنَّمَا يَعْزَّمُ مَسْجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَ تَرَجَّمَهُ كُنُزُ الْعَرْفَانِ: اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں
الْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (پ ۱۰، التوبہ: ۱۸)

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمة الصلوة، ۲۸۰/۴، حدیث: ۲۶۲۶)

اللہ پاک ہمیں بھی مسجدیں آباد کرنے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی توفیق نصیب فرمائے۔
نیکیوں پر استقامت پانے کے لیے اچھی صحبت بہت ضروری ہے ورنہ بسا اوقات انسان نیکیوں کے فضائل پڑھ یا سُن کر اپنا ذہن تو بنالیتا ہے کہ اب مجھے اللہ پاک کی نافرمانی نہیں کرنی، بس اب نیکیوں سے ہی دل لگانا ہے مگر بُری صحبت اڑے آجاتی ہے، جو نیکیوں پر استقامت ملنے میں رُکاوٹ بنتی ہے۔
بسا اوقات نہ کرنے والے کام انسان کا وقت برباد کرنے کے ساتھ ساتھ بہت ساری نیکیوں سے بھی محروم کر دیتے ہیں:

میں پتنگ بازی کا شوقین تھا!

باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی پتنگ بازی کے شوقین تھے، ویڈیو گیمز اور گولیاں کھیلنا وغیرہ اُن کے مشاغل میں شامل تھا۔ ہر ایک کے معاملے میں ٹانگ اٹانا، لوگوں سے لڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا جیسی بُرائیوں میں گرفتار تھے۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے آخری عشرے میں اپنے علاقے کی مسجد میں مُعْتَكِف ہو گئے۔ جہاں انہیں بہت اچھے اچھے خواب نظر آئے اور حُوب سُکون ملا۔ اِس

کے بعد انہوں نے مزید 2 سال اِعتِکاف کی سَعَادَت حاصل کی۔ ایک بار اُن کی مسجد کے مُؤدِّن صاحبِ عالمی مَدَنی مرکز فِیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں لے آئے۔ مُبَدِّلِغ کے چہرے کی کشش اور نُورانیّت نے اُن کا دل موہ لیا اور وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے ایک مٹھی داڑھی بھی سجالی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کبھی بھی روزہ نہ چھوڑا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ہمہ وقت دینی کاموں میں مشغول رہنے کے باوجود انتہائی کم غذا اِستِعمال فرمایا کرتے۔ آپ کی عام غذا پچّی کے پسے ہوئے آٹے کی روٹی اور بکری کا تَورمہ تھا۔ آخرِ عُمر میں یہ غذا مزید کم ہو کر فقط ایک پیالی بکری کے گوشت کا شوربا بغیر مرچ کا اور ایک ڈیڑھ بسکٹ سُبُجی کا تناول فرماتے تھے۔ کھانے پینے کے معاملے میں آپ نہایت سادہ تھے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۳) اور ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَک میں تو یہ غذا اور بھی کم ہو جاتی تھی۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت، حضرت مَوْلانا محمد حُسین میرِ ٹھٹھی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا بیان ہے کہ میں نے رَمَضَانَ الْمُبَارَک کی 20 تاریخ سے اِعتِکاف کیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مسجد میں تشریف لائے تو فرمایا: ”جی تو چاہتا ہے کہ میں بھی اِعتِکاف کروں، مگر (دینی مشاغل کے باعث) فرصت نہیں ملتی۔“ آخر 26 رَمَضَانَ الْمُبَارَک کو فرمایا: ”آج سے میں بھی مُعْتَكِف ہی ہو جاؤں۔“ حضرت مَوْلانا محمد حُسین میرِ ٹھٹھی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”شام کو (کھجور وغیرہ سے روزہ تو افطار فرمالیتے مگر) اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو کھانا کھاتے میں نے کسی دن نہیں دیکھا۔ سَحَر کو (سُحْرٰی کے وقت) صرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرینی اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی، وہ نوش فرمایا کرتے۔“ ایک دن میں نے دریافت کیا: ”حضور! فیرینی اور چٹنی کا کیا جوڑ

؟“ فرمایا: ”نمک سے کھانا شروع کرنا اور نمک ہی پر ختم کرنا سنت ہے، اس لیے چٹنی آتی ہے۔“

(ماخوذ از فیضانِ اعلیٰ حضرت: ص ۱۱۳)

سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ! پیکرِ سنت، اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ مِیٹھی فیرینی سے قبل اور بعد اس لئے نمکین چٹنی استعمال فرماتے تھے کہ کھانے کے اوّل آخر نمک استعمال کرنے کی سنت ادا ہو جائے۔ کھانے کے اوّل آخر نمک (یا نمکین) کھانے سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ستر (70) بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔

(فیضانِ سنت، ص: 658)

میٹھے اسلامی بھائیو! اتنی کم غذا کھانے کے باوجود بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ نے کبھی بھی روزہ نہ چھوڑا۔ آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ کے بھتیجے اور خلیفہ مولانا حَسَنُیْنَ رِضَا خان رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ فرماتے ہیں: روزے کی قضا کے بارے میں نہ اُن کے کسی بڑے کی زبانی سنا نہ کسی برابر والے نے بتایا نہ ہم چھوٹوں نے کبھی ماہِ مُبَارَک کا کوئی روزہ قضا کرتے دیکھا۔ بعض مرتبہ ماہِ (رَمَضَانَ) مُبَارَک میں بھی علالت ہوئی مگر اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ نے روزہ نہ چھوڑا، اگر کسی نے باصرارِ عَرَض بھی کیا کہ ایسی حالت میں روزے سے کمزوری اور بڑھے گی تو اَرشاد فرمایا: مَرِیض ہوں تو عِلَاج نہ کروں؟ لوگ تعجب سے کہتے تھے کہ روزہ بھی کوئی عِلَاج ہے۔ اَرشاد فرمایا: اِکسیرِ عِلَاج ہے، میرے آقا مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بتایا ہوا ہے۔ اَرشاد فرماتے ہیں: صُومُوا تَصِحُّوا یعنی روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے۔ (المعجم الاوسط، الحدیث ۸۳۱۲، ج ۶، ص ۱۲۶ و ۱۲۷)

اعلیٰ حضرت (رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ) اُن اَوَّلِیَّائے کالمین میں سے تھے جن کے قلوب پر فرائضِ الہیہ کی عظمت چھائی رہتی ہے، چنانچہ جب 1339 ہجری کا ماہِ رَمَضَانَ مئی، جون 1921 میں پڑا اور مسلسل

عِلَّالَتِ وَضْعُفِ فَرَاوَاں (شدید کمزوری) کے باعث اعلیٰ حضرت (رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) نے اپنے اندر موسمِ گرما میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ پائی تو اپنے حق میں یہ فتویٰ دیا کہ پہاڑ پر سردی ہوتی ہے وہاں روزہ رکھنا ممکن ہے لہذا روزہ رکھنے کے لیے وہاں جانا استطاعت کی وجہ سے فرض ہو گیا۔ پھر آپ روزہ رکھنے کے ارادے سے کوہِ بھوالی ضلعِ میننی تال تشریف لے گئے۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا، ص 133)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کتنی کم غذا استعمال فرماتے! کاش ہماری بھی ڈٹ کر کھانے کی عادت نکل جائے اور قفلِ مدینہ لگانے کی عادت بن جائے۔ اس کے علاوہ سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرضِ عبادات کو بجالانے میں اس قدر محتاط تھے کہ 7 سال کی عمرِ مبارک سے ہی روزوں کا اہتمام شروع فرما دیا اور اخیرِ عمر تک نہ تو کوئی روزہ چھوڑا اور نہ ہی قضا کرنے کی حاجت پیش آئی۔ مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے معاشرے میں لوگ رَمَضَانَ کے روزے چھوڑنے کے لیے بے شمار جتن کرتے ہیں، بہانے بناتے اور کسی عذرِ مُعْتَبَر کے بغیر روزے چھوڑ دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! سَرْدَرْد، منٹلی، ہلکا بخار، کھانسی اور دیگر چھوٹی چھوٹی بیماریوں کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگرچہ بعض مجبوریاں ایسی ہیں جن کے سَبَبِ رَمَضَانَ الْمُبَارَک میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ مجبوری میں روزہ مُعَاف نہیں ہو جاتا بلکہ وہ مجبوری ختم ہو جانے کے بعد اس کی قضا رکھنا فرض ہے۔ البتہ قضا کا گناہ نہیں ہو گا۔ مگر آج کل دیکھا جاتا ہے کہ معمولی نزلہ، بخار یا دُرْدِ سَر کی وجہ سے لوگ روزہ ترک کر دیا کرتے ہیں یا مَعَآذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رکھ کر توڑ دیتے ہیں، ایسا ہر گز نہیں ہونا چاہیے۔ اگر کسی صحیح شرعی مجبوری کے بغیر کوئی روزہ چھوڑ دے اگرچہ بعد میں ساری عمر بھی روزے رکھے، اُس ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پاسکتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چند روز قبل ہی رَمَضانُ المبارک کا مُقَدَّس مہینا اپنی خوشبوئیں لٹاتا، انوار کی بارش برساتا، ہم عاصیوں کے دلوں کو جگمگاتا اور ہماری بخشش کا سامان بناتا ہوا گزر گیا، ممکن ہے کسی اسلامی بھائی نے محض سُستی اور غفلت کے وجہ سے رَمَضانُ المبارک کے روزے چھوڑ دیئے ہوں، ان کی بارگاہ میں دُستِ بَسْتِ مَدَنی التجا ہے کہ اپنی آخرت کی فکر کرتے ہوئے اور غَضَبِ الہی سے ڈرتے ہوئے آج تک جتنے روزے توڑے یا چھوڑے ان کی توبہ کرتے ہوئے شرعی رہنمائی لے کر کفارہ بنتا ہے تو کفارہ بھی ادا کیجئے اور ان روزوں کی قضا بھی کر لیجئے۔ روزوں کی قضا، کفارے کے احکام اور کفارہ دینے کا طریقہ جاننے کیلئے شیخ طریقت، اَمِیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ”فِیْضَانِ سُنَّت“ صفحہ 1081 تا 1088 کا مطالعہ کیجئے۔ بلکہ کوشش فرما کر اوّل تا آخر پوری کتاب ہی پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔ اللہ پاک ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اَمِینِ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

”الْبَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ”دعوتِ اسلامی“ خدمتِ دین کے کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ متین کا کام کر رہی ہے، انہی میں سے ایک ”الْبَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة“ بھی ہے جس نے اصلاحِ اُمت کے جذبے کے تحت خالص علمی تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے، مثلاً قرآن و حدیث کی اہم معلومات لوگوں تک پہنچانا، عوام کی آسانی اور فائدے کے لئے بزرگانِ دین کی عربی کتب کو آسان اردو ترجمے کے ساتھ پیش کرنا، درسِ نظامی یعنی عالم کو رس کے طلبہ کیلئے درسی کتابوں کی مشکلات کو حل کرنا، صحابہ و اہل بیتِ کرام اور اولیائے عظام کی سیرتِ مبارکہ پر کتب و رسائل لکھنا المدینۃ العلمیہ کے تحریری کارناموں

میں شامل ہے۔ المدینۃ العلمیہ کی انہی کوششوں کو سراہتے ہوئے شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک موقع پر فرمایا: پہلے بیان تیار کرنا کس قدر دشوار تھا اس کا مجھے تجربہ ہے، اب تو المدینۃ العلمیہ نے اپنی کتابوں میں مبلغین کو بہت سارا مواد دے دیا ہے۔ آپ حضرات بھی المدینۃ العلمیہ کی تمام کتب پڑھنے کی نیت کر لیجئے۔“ اس کے علاوہ ملک و بیرون ملک سے وقتاً فوقتاً آنے والے علما و مفتیان کرام بھی المدینۃ العلمیہ کے تحریری کام سے خوش ہو کر ڈھیروں دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔ اللہ کریم ”المدینۃ العلمیہ“ کو مزید ترقیوں سے سرفراز فرمائے۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

مطالعہ کرنے کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! مطالعہ کرنے کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) بے شک علم سیکھنے سے آتا ہے۔ (بخاری، کتاب العلم، باب العلم قبل القول والعلم، ۴/۱، حدیث: ۶۷)۔ (2) دنیا ملعون ہے اور اللہ پاک کے ذکر، اس کے ولی یعنی دوست اور دینی علم پڑھنے اور پڑھانے والے کے سوا اس کی ہر چیز بھی ملعون ہے۔ (ترمذی، کتاب الزہد، ۴/۱۲۳، حدیث: ۲۳۲۹) ☆ مطالعہ ایمان کی مضبوطی و پختگی کا باعث ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۱۶) ☆ مطالعہ سے علم بڑھتا ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۱۷) ☆ مطالعہ حصول معرفت کا ذریعہ ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۱۸) ☆ مطالعہ سے کائنات میں غور و فکر کرنے کا ذہن بنتا ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۱۸) ☆ مطالعہ سے عقل و شعور میں اضافہ ہوتا ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۱۹) ☆ مطالعہ انسان کی دینی و دنیاوی دونوں ترقیوں کا سبب بنتا ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۱۹) ☆ مطالعہ طبیعت میں نشاط، نگاہوں میں تیزی اور ذہن و دماغ کو تازگی عطا کرتا ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۱۹)

﴿اعلان:﴾

مطالعہ کرنے کے بارے میں بقیہ اہم مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہذا ان مدنی پھولوں کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں
پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جمعہ کا دُرود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ
بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف کو
پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی
زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔⁽²⁾

﴿3﴾ رَحْمَت کے ستر دروازے

صَلَّى اللہُ عَلَی مُحَمَّد

جو یہ دُرود پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمَت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔⁽³⁾

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةٌ دَائِمَةٌ بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ
حضرت اَحْمَد صَاوِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْہَادِیْ بَعْض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔⁽⁴⁾

﴿5﴾ قُرْبِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ
ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنُور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابہ کرام رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو یوں

2... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۲۵

3... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الثانية والخمسون، ص ۱۳۹

پڑھتا ہے۔⁽⁵⁾

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْبَقْعَ الْبَقَرَبِ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
شافعِ أُمِّ صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَأَفْرَمَانِ مُعْظَمٍ هِيَ: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے
لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔⁽⁶⁾

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللَّهُ عَنْكَ مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

حضرت سَیدُنا ابنِ عباس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔⁽⁷⁾

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کر لی

فرمانِ مُصْطَفَی صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ
قَدْر حاصل کر لی۔⁽⁸⁾

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَنَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(خدا اے حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم

5... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

6... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

7... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۳، حدیث: ۱۷۳۰

8... تاریخ ابنِ عسکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

کا پُروردگار ہے۔)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (پیر و نملک)، 21 جون 2018ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکر مدینہ: 5 منٹ، کل

دورانیہ 15 منٹ

☆ مطالعہ کرنے کے مدنی پھول

ایسی کتب، رسائل اور اخبارات سے ہمیشہ دور رہے جو ایمان کے لئے زہر قاتل، حیاء سوز اور اخلاق باختہ ہوں۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص ۲۹) ☆ اپنے اکابر کے حالات جاننے اور ان کے افعالِ حسنہ کو اپنانے کے لئے ان کے احوال و کوائف پر مشتمل کتب کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص ۳۳) ☆ امام غزالی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جب تم کوئی علم حاصل کرنے لگو یا مطالعہ کرنا چاہو تو بہتر ہے کہ تمہارا علم و مطالعہ تزکیہ نفس اور دل کی اصلاح کا باعث ہو۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص ۳۲) ☆ قوتِ حافظہ کے لئے جہاں اور دوائیں استعمال اور وظائف کئے جاتے ہیں وہیں ایک دو مطالعہ بھی ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص ۳۶) ☆ کوشش کیجئے کہ کتاب ہر وقت ساتھ رہے کہ جہاں موقع ملے کچھ نہ کچھ مطالعہ کر لیا جائے اور کتاب کی صحبت بھی میسر رہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص ۳۶) ☆ مطالعہ کرنے کے بعد تمام مطالعے کو ابتدا سے انتہا تک سرسری نظر سے دیکھا جائے اور اس کا ایک خلاصہ اپنے ذہن میں نقش کر لیا جائے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص ۱۱۲) ☆ اپنا احتساب کرنا بھی فائدہ مند ہے کہ مجھے اس مطالعے سے کیا حاصل ہوا اور کون سا مواد ذہن نشین ہوا اور کون سا نہیں۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص ۱۱۲) ☆ کسی بات کو یاد کرنے کے لیے آنکھیں بند کر کے یادداشت پر زور دینا مفید ہے۔ (مطالعہ

کیا، کیوں اور کیسے؟، ص 117) ☆ جو مطالعہ کریں اُسے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنے گھر والوں اور دوستوں سے بیان کریں اس طرح بھی معلومات کا ذخیرہ طویل مدت تک ہمارے دماغ میں محفوظ رہے گا۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص 112) ☆ جو کچھ پڑھیں اس کی دہرائی (Repeat) کرتے رہیں۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص 112) ☆ شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں علم دین کے رنگ برنگے مدنی پھول ارشاد فرماتے ہیں ان مدنی مذاکروں کی برکت سے اپنے علم پر عمل کرنے، اسے دوسروں تک پہنچانے اور مزید مطالعہ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص 115)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
☆ گھر سے نکلتے وقت کی دعا

دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے مدنی حلقوں میں اس بارجدول کے مطابق "

گھر سے نکلتے وقت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے (گھر سے نکلتا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اللہ تعالیٰ کے بغیر نہ طاقت ہے (گناہوں سے بچنے کی) اور نہ قوت ہے (نیکیاں کرنے کی)

(ابوداؤد شریف، کتاب الادب، باب ما یقولنا اذا خرج من بیتہ، الجلد الرابع، ص: 420، حدیث: 5095)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

☆ اجتماعی منکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(الجامع الصغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، الحدیث: ۵۸۹۷)

آئیے! مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے ”اچھی اچھی نیتیں“ کر لیجیے

(1) رضائے الہی کے لئے خود بھی مدنی انعامات کے رسالے سے آج کی فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مدنی انعامات پر عمل ہو اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مدنی انعام پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فلاں فلاں یا اتنے مدنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مدنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مدنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مدنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مدنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اَلْثَّارِائِٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی مدنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے فکرِ مدینہ کیجئے۔

☆ اجتماعِ فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

یومیہ 50 مدنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اوّلیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۃِ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہا؟ (9) سلام اور جھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ بالغان

پڑھا ”یا“ پڑھایا؟ (14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضان سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا نہ؟ (15) فکرِ مدینہ کی؟ (16) صلوٰۃ التوبہ ادا کی؟ (17) چٹائی پر سوئے، سرہانہ سنت بکس رکھا؟ (18) سنتِ قبلہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (19) تہجد، اشراق و چاشت اور اذانین ادا کی؟ (20) تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد ادا کی؟ (21) کنز الایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟ (22) دو پر انفرادی کوشش کی؟ (23) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟ (24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟ (26) کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟ (27) پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟ (28) غصے کا علاج کیا؟ (29) فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30) نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟ (31) فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟ (32) گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟ (33) تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟ (34) دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟ (35) صدائے مدینہ لگائی؟ (36) آنکھوں کا قفل مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟ (37) کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (38) جھوٹ، غیبت، جھگڑی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟ (39) دن کا اکثر حصہ با وضو رہے؟ (40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟ (41) وقت پر قرض ادا کیا؟ (42) مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟ (43) یکساں تعلقات رکھے؟ (44) نماز اور دعائیں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟ (45) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید نہ کرے؟ (46) زبان کا قفل مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4 بار لکھ کر گفتگو کی؟ (47) ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟ (48) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟ (49) ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟ (50) سارا دن مدنی حلیہ اپنایا؟

فضلِ مدینہ کا کردگی

﴿لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ﴾ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ﴿نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ﴾ ﴿قل مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ﴾

ہفتہ وار 8 مدنی انعامات

(51) ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟ (52) بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟ (53) مریض کی عیادت کی؟ (54) مدنی دورے میں شرکت کی؟ (55) جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (56) مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟ (57) مکتوب روانہ کیا؟ (58) بیر شریف کاروزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک! جو کوئی، صدقِ دل، سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد